جناب تنویر آفاقی

مصری خاتون کہتی ہیں:

''پردہ میری زندگی سے الگ نہ ہونے والا حصہ ہے''

(ذیل میں مصری سینما سے وابستہ رہ چکیں سابقہ اداکارہ حنان ترک کے انٹرویو کے اہم اجزاء پیش کیے جارہے ہیں، حنان ترک مصری سینما کی نئی ابھرتی ہوئی اداکارہ تھیں جنہیں بے انتہاء مقبولیت حاصل ہورہی تھی، لیکن عین اس وقت جب کہ وہ شہرت کی بلندیوں کو چھورہی تھیں انہیں ہدایت نصیب ہوئی، اور وہ سب کچھ چھوڑ کر دینی زندگی کی طرف واپس آگئی ہیں۔ کبھی سینما کی مشہور اور مقبول ترین اداکارہ کی حیثیت سے معروف ہونے کی خواہش رکھنے والی حنان ترک اب اپنی تمنا کا اظہار یوں کرتی ہیں'' میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اس نے جس طرح مجھے دنیا میں شہرت سے نوازا ہے، اسی طرح میرا اشمار مشاہیرِ اہل آخرت میں کردے، میری آرزو ہے کہ وہ اپنے یہاں ایسا لقب عطا فرمائے جس سے وہ خوش اور راضی ہو۔'' حنان ترک اب دعوت تبلیغ کے میدان سے وابستہ ہیں۔ یہاں ان کے ایک تازہ ترین انٹرویو کے اہم اجزاء پیش کیے جارہے ہیں۔ یہ انٹرویو برمنگھم میں اس وقت لیا گیا تھا جب وہ خواتین کے ایک پروگرام میں بہ طور مہمان خصوصی تشریف لائی تھیں)

حنان ترک اپنی نئی زندگی کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے رسول پاک ﷺ کا یہ ارشاد دہراتی ہیں کہ:'' اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو استعمال کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا اس کا استعمال کیا ہے؟ فرمایا: ''اس کی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمل صالح کا دروازہ کھول دیتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے اور اس کے ماحول سے راضی ہوجاتا ہے۔'' (احمد)

انہیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمایا ہے۔ اسی لئے انہیں تنہائی میں اللہ کے حضور رہنے میں سکون اور راحت محسوس ہوتی ہے، لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے اور ان کے کام آنے میں انہیں خوشی اور راحت ملتی ہے۔ ان کے بہ قول یہی وہ خیر ہے جس کو اللہ کے رسول ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے:'' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ (بیہقی)

ایمان مغازی الشرقاوی، جنہوں نے انٹرویو لیا ہے، ان سے ملاقات کے وقت کے اپنے تاثر کو یوں بیان

کرتی ہیں: ''جب میں حنان ترک سے ملی تو مجھے ایک انتہائی متواضع اور متبسم شخصیت نظر آئیں۔انہوں نے اپنے چہرے پر کسی قسم کا میک اپ نہیں کر رکھا تھا' لیکن ان کے چہرے پر نور کی کرنیں عیاں تھیں۔

ان کا جلباب (گاؤن یا برقع) ایسا تھا کہ اس میں سے کچھ نظر آنا مشکل تھا۔اس برقع نے ان کے پورے جسم کو ڈھانک رکھا تھا۔''

اپنا تعارف کراتے ہوئے حنان نے کہا: میرا نام حنان حسن محمد عبدالکریم ہے۔ ۷رمارچ ۱۹۷۵ء کو میری پیدائش ہوئی۔۱۹۹۱ء میں پہلی بار ایک فلم میں کام کیا۔دینی زندگی کی طرف واپس آنے اور پردے کو اپنا شعار بنانے اور میری زندگی میں تبدیلی لانے میں کئی اسلامی و داعی شخصیات نے کردار ادا کیا۔کیونکہ ۱۹۹۷ء سے ہی میں دین کی تفصیلات باریکی سے جاننے کی کوشش کرنے لگی تھی' اللہ تعالیٰ کی مرضی اور قرآن کریم کی برکت ہی تھی کہ میں نے بہت سے شیوخ سے استفادہ کیا اور سب نے میری زندگی کو کسی نہ کسی پہلو سے متاثر کیا بعد میں میں شرعی علوم کی تعلیم سے وابستہ ہوگئی اور بعض امہات کتب کا مطالعہ کیا تاکہ میرے علم میں وسعت آسکے اور میں ان کتابوں سے کچھ سیکھ سکوں۔ ابھی بھی میں زیر تعلیم ہوں اور اگرچہ میں دوسرے لوگوں سے کافی پیچھے ہوں تاہم مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے میری مدد فرمائے گا۔''

پردہ شروع کرنے کے بعد اہل خانہ اور احباب کے ردعمل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ''جس سال میں نے پردہ شروع کیا مجھے یہ اندیشہ لاحق رہا کہ کہیں میں اپنے اس ارادے میں ناکام نہ ہو جاؤں' یا ابھی جس کیفیت سے دوچار ہوں وہ بدل نہ جائے' اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں تمام لوگوں' احباب ہوں کہ دشمن' سے دور ہی رہوں گی۔ میں نے دور و نزدیک سب سے رشتہ منقطع کرلیا اور اپنے بچوں کو لے کر اللہ کے حضور میں معتکف و متوجہ ہوگئی۔ میں نے خود پر باہر کا دروازہ اس وقت تک بند رکھا جب تک میں اپنی اس نئی زندگی کی عادی نہیں ہوگئی اور جب حجاب اور پردے کی حالاوت سے پوری طرح آشنا ہوگئی تو پھر میں نے باہر نکلنا اور لوگوں سے بات کرنی شروع کی۔اس کے ساتھ ساتھ میں رات و دن اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوکر دعا بھی کرتی رہی۔حجاب سے پہلے میں سرگشتہ و گمراہ تھی۔ میں بہت بے چین رہتی تھی لیکن بے چینی اور قلق کے اسباب مجھے معلوم نہیں تھے۔البتہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دوری ہی انسان کو بے چینی اور قلق سے دوچار کرتی ہے۔میرا حال یہ ہے کہ میں راتوں کو بھی سو نہیں پاتی تھی۔اس کیلئے مجھے خواب آور دواؤں کا سہارا لینا پڑتا تھا۔لیکن حجاب کے بعد مجھے سکون و اطمینان کا احساس ہوا' مجھے لگا کہ حالات اب معمول پر آئے ہیں' اگرچہ اب بھی میں خطا سے پاک نہیں ہوں لیکن ہمارے اندر کا مسلمان یہ محسوس کرتا ہے کہ اللہ کے حضور اس کا سمع و طاعت کا اعلان ہی فطری طور سے اسے اطمینان بخشتا ہے۔اب میری کوشش اللہ سے قریب سے قریب

تر ہونے اور دین کی سمجھ اپنے اندر پیدا کرنے کی رہتی ہے' میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ مجھے جو کچھ بھی علم حاصل ہے وہ صرف اللہ کے فضل سے حاصل ہے۔لوگوں نے مجھ پر تنقیدیں کرنی شروع کر دیں کہ میں اس عمر میں پردہ کیوں کرنے لگی' بڑھاپا آ جاتا تو پردہ کر لیتی۔ اسکے جواب میں لوگوں سے یہی کہتی کہ مجھے یہ ضمانت دے دیجئے کہ میں بڑھاپے تک زندہ رہوں گی۔ اگر چہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ لوگ پردے کو کم عمر عورتوں یا لڑکیوں سے کیوں دور رکھنا چاہتے ہیں لیکن اگر میری عمر کی ضمانت مل جائے اور یہ قطعی طور پر معلوم ہو جائے کہ مجھے ابھی موت نہیں آئیگی تو میں پردہ ترک کر دونگی۔ لیکن ظاہر ہے موت کا وقت کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ گویا حجاب پہننے کی بھی کوئی عمر نہیں ہے۔ کیا پردہ اختیار کرنے کے بعد آزمائشیں بھی آئیں اس سوال کا جواب دینے کے بعد موصوفہ نے فرمایا' پردہ اختیار کرنے کے بعد میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی اور مجھ سے میرے بچوں کو بھی چھین لیا۔ کیونکہ ان کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ ان کی بیوی پردے میں رہے۔ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب کوئی بھی میری زندگی سے پردے اور حجاب کو الگ نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اللہ کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ اس کیلئے میں اپنے بچوں سے بھی محروم کر دی گئی لیکن یہ محرومی بھی زیادہ دن تک نہیں رہی۔ اب یہ دونوں بچے کچھ دن میرے پاس رہتے ہیں اور کچھ دن اپنے والد کے پاس۔ حجاب کے بعد میری مالی حالت بھی متاثر ہوئی۔ کیونکہ اب میں کام نہیں کرتی تھی۔ لیکن ''اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کیلئے راہ نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتا۔'' (الطلاق)

میں نے اپنے سر کو صرف اس لئے ڈھانپ کر رکھا ہے کہ میں اس میں ایمان کی حلاوت اور راحت و سکون محسوس کرتی ہوں اور اسے خوبصورتی کی علامت سمجھتی ہوں۔ اس میں آزمائشوں کا آنا بدیہی ہے کیونکہ ہم دار امتحان میں ہیں' جنت میں نہیں ہیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں حنان ترک نے کہا: ''اب ہر معاشرے میں باپردہ خواتین کی تعداد بڑھنے لگی ہے۔ جس کی ایک مثال یہاں برمنگھم کے اس پروگرام میں بھی نظر آ رہی ہے۔ میں ہمیشہ یہ بات کہتی ہوں کہ حجاب یا پردہ تو ایک 'یونیفارم' ہے۔ کیا آپ یہ نہیں چاہتیں کہ آپ کا نام ایک مسلم یا مومن کی حیثیت سے لیا جائے۔ اگر آپ مومن بن کر رہنا چاہتی ہیں تو ضروری ہے کہ آپ اسلام کے دروازے میں اس کے اوامر و احکام کے راستے سے داخل ہوں' آپ کے پاسپورٹ میں' آپ کے شناختی کارڈ میں سب جگہ لکھا ہے کہ آپ مسلم ہیں۔ اس کا یونیفارم اختیار نہ کرنے کے باوجود بھی آپ نے اپنی شناخت مسلم کی بنا ء رکھی ہے تو اس کا جرمانہ آپ سے کیوں نہ لیا جائے؟ مثال کے طور پر میں کسی اسکول میں داخلہ اور وہاں سے تعلیم اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ میں اس کے قواعد و ضوابط کی پابندی نہ کروں' اور اس اسکول کی جو یونیفارم ہے وہی پہن کر نہ آ ؤں۔ اللہ کی مثال اس سے بھی اعلیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ

آپ کو یوں ہی نہیں چھوڑ دے گا کہ آپ مسلم بھی کہلائیں۔ اوراس کے ضوابط کی پابندی بھی نہ کریں۔ اس نے آپ کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ حجاب یہ ہے کہ آپ اپنے سر اور جسم کو غیر مردوں کی نظر سے بچا کر ڈھانپ کر رکھیں۔

حجاب ایسا نہ ہو کہ اس سے اندر کی چیز صاف نظر آئے۔ حجاب یا پردے کا مسئلہ بہت واضح ہے لیکن ہم خود ہی اسے گنجلک بنا دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت جب ڈھیلا ڈھالا اور پورے جسم کو ڈھک لینے والا لباس پہنتی ہے تو وہ زیادہ خوب صورت نظر آتی ہے۔ یہ چیز یورپ نے محسوس کرلی ہے۔ چنانچہ جب اہل یورپ نے دیکھا کہ عرب اور اسلامی ممالک میں باپردہ خواتین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور پردے کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے تو انہوں نے اپنے فیشن اور رواج کو اسی کے تابع کرنا شروع کر دیا۔ یہ بھی اسلام کی مدد ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اہل یورپ اس تہذیب کی طرف راغب کرنے میں ناکام رہے جو انہیں بڑی اچھی لگتی ہے۔ تو انہوں نے وہی تیار کرنا شروع کر دیا جو ہمارے لئے مناسب ہے۔

حنان ترک ذاتی طور پر اور مختلف فلاحی اداروں کے ذریعے بھی خدمت خلق کا کام بھی انجام دے رہی ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے بتایا: ''گزشتہ دنوں ہم دارفور (سوڈان) گئے تھے' اوران شاء اللہ وہاں ۲۰۰۹ء کے آخر تک ایک ہسپتال اور مدرسہ تعمیر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ وہاں کے لوگوں میں چھوٹی صنعت کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے بھی ایک ادارہ قائم کیا جائے گا۔

اپنی خواہش اور آرزو کے متعلق انہوں نے بتایا کہ'' میں اللہ سے دعا کرتی ہے کہ اس نے جس طرح مجھے دنیا میں شہرت سے نوازا ہے' اسی طرح میرا شمار مشاہیر اہل آخرت میں کردے۔ میری آرزو ہے کہ وہ اپنے یہاں مجھے ایسا لقب عطا فرمائے جس سے وہ خوش اور راضی ہو جائے''

تربیت کے ایک بہت ہی اہم نکتے کو واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ'' میری اور بہن بھائیوں کی تربیت اس نہج پر ہوئی کہ جس کام سے روکنا ہوا تو کہا گیا کہ یہ برا کام' یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ حرام بھی ہے۔ اسی طرح ہمیں کہیں جانے سے روکا گیا تو کہا گیا کہ وہاں مت جاؤ ورنہ لوگ ایسا کہیں گے۔ لیکن میری اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کرنے میں کامیابی نصیب فرمائے کہ فلاں کام حرام ہے نہ کہ محض برا۔ اسی طرح میرے بچے یہ بھی جان لیں کہ حرام کیا اور حلال کیا ہے اوران دونوں کے درمیان فرق کیا ہے (المتجمع: شمارہ ۱۸۱۷)